جامعہ آن لائن لرننگ مینجمنٹ سسٹم • تخصص فی الفقہ والافتاء

التوضيح في حل غوامض التنقيح (مع التلويح)

للإمام صدر الشريعة عبيد الله بن مسعود المحبوبي الحنفيّ (متوفى 747ھ)

كتاب القياس • فصل في دفع العلل الطردية، وفصل في الانتقال، وفصل في الحجج الفاسدة (الاستصحاب) • صفحات ۳۸۲ تا ۳۸۹

جامع درسی انسائیکلوپیڈیا

فصل في دفع العلل الطردية وفن الانتقال وإبطال الاستصحاب

یہ جامع دستاویز علتِ طردیہ اور دوران کی اصولی حقیقت، دفعِ طرد کے ۴ مناہج، مناظرے میں فنِ انتقال اور حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کے نمرود سے مناظرے کا قرآنی اعجاز، اور استصحاب کے حنفی قاعدے «الاستصحاب حجة للدفع لا للإثبات» کا مکمل متن، سلیس اردو ترجمہ اور تفصیلی علمی نوٹس کا احاطہ کرتی ہے۔

تمہیدِ اصولی: العلة الطردية کیا ہے اور العلة المؤثرة سے کیوں جدا ہے؟

۱. حقیقتِ دوران بمقابلہ تاثیر:

- **العلة المؤثرة (احناف کی معتبر علت):** وہ علت ہے جس کا شرعی مصلحت میں مؤثر ہونا نصوص یا اجماع سے ثابت ہو۔ جیسے شراب میں «اسکار» (نشہ لانا)۔
- **العلة الطردية (دوران والی علت):** وہ بے جان وصف جو حکم کے ساتھ محض ہمیشہ پایا جائے (الدوران وجوداً وعدماً) مگر شریعت میں اس کی کوئی معقول تاثیر ثابت نہ ہو! جیسے شراب کو محض سرخ رنگ یا مائع ہونے کی بنا پر حرام کہنا۔
- **صدر الشریعہؒ کا قطعی فیصلہ: «الطرد باطل عندنا»؛** احناف کے نزدیک طرد سے قیاس قائم کرنا سرے سے باطل ہے۔ جب مناظر علتِ طردیہ پیش کرے تو حنفی فقیہ ۴ مناہج سے اس کا دفع کرتا ہے۔

الباب الأول: متن التوضيح، سلیس اردو ترجمہ اور تفصیلی علمی نوٹس (۳ درجات)

پیراگراف ۱: صفحات ۳۸۲ - ۳۸۳ (تعريف الطرد، القول بموجب العلة، والممانعة)

القسم الأول: متن التوضيح

«فصل في دفع العلل الطردية: لما عرفت أن العلة نوعان: إما علة مؤثرة وهي المعتبرة عندنا، وإما علة ثبتت عليتها بالدوران دون التأثير، وهي المعتبرة عند البعض، وتسمى علة طردية. ففي هذا الفصل تذكر الاعتراضات الواردة على القياس بالعلة الطردية، وهو أربعة: الأول: القول بموجب العلة... كقوله: المسح ركن في الوضوء فيسن تثليثه كغسل الوجه. فنقول: يسن عندنا أيضاً، لكن الفرض البعض، فالاستيعاب تثليث وزيادة... والثاني: الممانعة...»

القسم الثاني: سلیس اردو ترجمہ

فصل: علتِ طردیہ پر اعتراضات کے دفع کا بیان:

علت کی دو قسمیں ہیں: علتِ مؤثرہ جو ہمارے نزدیک معتبر ہے، اور علتِ طردیہ جو محض دوران سے ثابت ہو بغیر تاثیر کے۔ اس پر اعتراضات کے ۴ طریقے ہیں: ۱. القول بموجب العلة (معلل کے کلام کے تقاضے کو تسلیم کرنا مگر اصل نزاع باقی رکھنا؛ جیسے مسحِ سر میں استیعاب کو تثلیث کے درجے میں تسلیم کرنا)، ۲. الممانعة (وصف یا حکم کا انکار کرنا جیسے کفارہ صوم کا تعلق جماع سے نہیں بلکہ فطر سے ہے)۔

القسم الثالث • تفصیلی علمی نوٹس: القول بموجب العلة کا فن

اس طریقے میں معترض معلل کی دلیل کا انکار نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے کہ آپ کی دلیل سے جو بات ثابت ہو رہی ہے وہ ہمارے ہاں بھی مسلم ہے مگر اس سے ہمارا اصل دعویٰ نہیں ٹوٹتا۔ مسحِ سر میں ۳ بار کے الگ تکرار کے بجائے جب پورا سر مسح کر لیا گیا تو چوتھائی فرض ادا ہوا اور باقی تین چوتھائی تکرار کے قائم مقام ہو گیا، پس قیاس بے اثر ہو گیا۔

پیراگراف ۲: صفحات ۳۸۴ - ۳۸۵ (فساد الوضع ومسألة إسلام أحد الزوجين)

القسم الأول: متن التوضيح

«والثالث: فساد الوضع: وقد مر تفسيره، وهو فوق المناقضة؛ إذ يمكن الاحتراز عنها بتغيير الكلام، أما هو فيبطل العلة أصلاً... كتعليله لإيجاب الفرقة بإسلام أحد الزوجين عند الشافعي رحمه الله... فقد جعل الإسلام علة لإيجاب الفرقة ولإبقاء النكاح مع ارتداد أحدهما! ثم في المتن يقيم الدليل على فساد الوضع بقوله: فإن الإسلام لا يصلح قاطعاً للنعمة، والردة لا تصلح عفواً.»

القسم الثاني: سلیس اردو ترجمہ

۳. فساد الوضع: یہ مناقضہ سے بھی شدید ہے کیونکہ یہ علت کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔ امام شافعیؒ نے ذمی میاں بیوی میں سے ایک کے اسلام لانے پر فوری تفریق کا قیاس کیا، تو انہوں نے اسلام کو فرقت کی علت بنا دیا۔ صدر الشریعہؒ نے فرمایا: یہ صریح فسادِ وضع ہے؛ کیونکہ *اسلام شریعت میں نعمت اور الفت کے لیے آیا ہے، وہ نکاح کی نعمت کو کاٹنے والا نہیں بن سکتا!* اور ارتداد جرم ہے وہ عفو کا سبب نہیں بن سکتا!

القسم الثالث • تفصیلی علمی نوٹس: اسلام کی شرعی وضع

شریعت میں جو شے نعمت اور احسان ہو اس پر سزا اور جدائی مرتب کرنا فسادِ وضع ہے۔ احناف فرماتے ہیں کہ دوسرے فریق پر اسلام پیش کیا جائے گا، اگر وہ انکار کرے تو فرقت اس کے انکار کی سزا ہوگی نہ کہ پہلے کے اسلام لانے کی!

پیراگراف ۳: صفحات ۳۸۵ - ۳۸۶ (المناقضة، والجمع بين البزدوي وصاحب الهداية)

القسم الأول: متن التوضيح

«الرابع: المناقضة: وهي تلجئ أصحاب الطرد إلى المؤثرة، كقوله: الوضوء والتيمم طهارتان فيستويان في النية، فينتقض بتطهير الخبث...
والتوفيق بين كلام فخر الإسلام وصاحب الهداية: أن مراد فخر الإسلام بكونه غير معقول أنه لا يستقل العقل بدركه، ومراد صاحب الهداية بكونه معقولاً أنه إذا علم أن هذا الوصف قد وجد، وأن الشرع قد حكم بهذا الحكم، يحكم العقل بأن هذا الحكم إنما هو لأجل هذا الوصف.»

القسم الثاني: سليس اردو ترجمہ

۴. المناقضة: یہ طریقہ طرد والوں کو مجبور کر کے علتِ مؤثرہ کی طرف لاتا ہے۔ جیسے وضوء اور تیمم میں نیت کی شرط کو طہارتِ خبث سے توڑنا۔

بزدویؒ اور صاحبِ ہدایہؒ کی تطبیق: بزدویؒ کی مراد یہ ہے کہ عقل آزادانہ طور پر اس علت کو نہیں پا سکتی (المعقول الأخص)؛ جبکہ صاحبِ ہدایہؒ کی مراد یہ ہے کہ شریعت کے بتانے کے بعد عقل تسلیم کرتی ہے کہ پانی سے زوالِ نجاست معقول ہے (المعقول الأعم)۔

پیراگراف ۴: صفحات ۳۸۷ - ۳۸۸ (فصل في الانتقال ومناظرة الخليل إبراهيم عليه السلام)

القسم الأول: متن التوضيح

«فصل في الانتقال: أي الانتقال من كلام إلى آخر قبل أن يتم إثبات الحكم الأول، والصور أربع... وأما قصة الخليل عليه السلام فإن الحجة الأولى وهي قوله تعالى: ﴿رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ﴾ كانت ملزمة، واللعين عارضه بأمر باطل وهو قوله: ﴿أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ﴾، فالخليل عليه السلام لما خاف الاشتباه والتلبيس على القوم انتقل إلى العلة التي لا يكون فيها اشتباه أصلاً، وهو قوله: ﴿فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ﴾.»

القسم الثاني: سليس اردو ترجمہ

فصل: مناظرے میں انتقال کے احکام:

حضرت ابراہیمؑ کی پہلی دلیل ﴿رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ﴾ بذاتِ خود قطعی اور ملزم تھی۔ مگر نمرود نے دو قیدیوں کو لا کر ایک کو چھوڑ دیا اور دوسرے کو مار کر عوام کے سامنے جھوٹا ناٹک کیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے جب دیکھا کہ جاہل عوام اس مغالطے میں پڑ سکتی ہے تو آپ نے فوراً ایسی بدیہی دلیل پیش فرمائی جس میں مغالطے کی گنجائش ہی نہ تھی: ﴿فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ... فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ﴾!

القسم الثالث • تفصيلي على نوٹس: انتقال بمقابلہ الخام خصم

حضرت ابراہیمؑ کا مشرق و مغرب والی دلیل پر جانا مناظرے کا عاجزانہ انقطاع نہیں تھا بلکہ نمرود کے سستے عوامی مغالطے کا فوری منہ توڑ جواب اور خصم کو سرعام لاجواب و مبہوت کر دینا تھا («فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ»)۔

پیراگراف ۵: صفحات ۳۸۸ - ۳۸۹ (فصل في الحجج الفاسدة: الاستصحاب حجة للدفع لا للإثبات)

القسم الأول: متن التوضيح

«فصل في الحجج الفاسدة: الاستصحاب عند الشافعي رحمه الله حجة في كل شيء ثبت وجوده بدليل ثم وقع الشك في بقائه. وعندنا: حجة للدفع لا للإثبات... وكلامنا فيما لا دليل على البقاء، كحياة المفقود، فيرث عنده لا عندنا، لأن الإرث من باب الإثبات فلا يثبت به، ولا يورث، لأن عدم الإرث من باب الدفع فيثبت به. والصلح على الإنكار يصح عندنا لا عنده.»

القسم الثاني: سليس اردو ترجمہ

فصل: حججِ فاسدہ اور استصحاب:

امام شافعیؒ کے نزدیک استصحاب اثبات اور دفع دونوں میں حجت ہے۔ جبکہ احناف کے نزدیک: **«الاستصحاب حجة للدفع لا للإثبات»**۔

• **مفقود الخبر شخص:** اپنے مال میں زندہ رہے گا (لہٰذا اس کا مال ورثاء نہیں بانٹ سکتے کیونکہ یہ دفع ہے)، لیکن دوسروں کا مال وراثت میں نہیں پا سکتا (کیونکہ نیا حق حاصل کرنا اثبات ہے اور استصحاب سے اثبات باطل ہے)۔

• **الصلح على الإنكار:** ہمارے نزدیک جائز اور شوافع کے نزدیک باطل ہے۔

الباب الثاني: تقابلی اصولی جدول (طرد، انتقال اور استصحاب)

اصولی باب	موقفِ احناف (صدر الشریعہؒ)	موقفِ مخالف (شوافع / معتزلہ)	فقہی ثمرہ و نظیر
العلة الطردية	الطرد باطل؛ صرف علتِ مؤثرہ معتبر ہے۔	دورانِ وصف سے علیت ثابت ہو جاتی ہے۔	شراب کے رنگ یا مائعت پر حرمت کا قیاس باطل ہے۔
فنِ انتقال	دلیل چھوڑنا باطل ہے مگر افحامِ خصم اور دفعِ مغالطہ کے لیے جائز ہے۔	ہر قسم کا انتقال مناظرے میں عجز ہے۔	مناظرۂ ابراہیمؑ مع النمرود فی الاحیاء والاماتہ والشمس۔
استصحابِ حال	حجة للدفع لا للإثبات (صرف حق بچانے کی دلیل)۔	حجة للإثبات والدفع معاً (نیا حق جمانے کی بھی دلیل)۔	مفقود الخبر کا مال تقسیم نہیں ہوگا مگر وہ کسی کا وارث نہیں بنے گا۔